علامہ محمد تقی جعفری مرحوم کی علمی زندگی

علامہ محمد تقی جعفری ۱۹۲۵ء میں شہر تبریز میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم کی ابتدا مدرسہ اعتماد سے کی۔ چونکہ مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے انہوں نے اپنی والدہ گرامی سے اکثر ابتدائی کتابوں کا علم حاصل کر رکھا تھا لہذا انہیں مدرسہ کی چوتھی جماعت میں داخلہ حاصل ہوا اور انہوں نے سالانہ امتحان میں اپنی کلاس میں دوسرا درجہ حاصل کر لیا اور ایک سال بعد پانچویں جماعت کے امتحان میں انہوں نے پہلا درجہ حاصل کیا لیکن غربت و مفلسی کی وجہ سے انہیں اپنا تعلیمی سلسلہ منقطع کرنا پڑا کیونکہ گھریلو اخراجات کو پورا کرنے کے لئے یہ لازمی تھا کہ وہ کہیں کچھ کام کریں۔ بہر حال انہیں اپنا تعلیمی سلسلہ منقطع ہونے کا بڑا افسوس رہا کرتا تھا اور وہ اکثر یہ سوچا کرتے تھے کہ کاش میری پڑھائی جاری رہنے کی کوئی صورت نکل آتی چنانچہ ایک رات حالت خواب میں وہ اچانک یہ کہنے لگے:

"میں پڑھنا چاہتا ہوں اور میں اپنا تعلیمی سلسلہ جاری کیوں نہیں رکھ سکتا۔" ان کے والد کو یہ اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ ان کے بیٹے کو علم سے گہرا لگاؤ ہے لہذا انہوں نے بیٹے کی خواہش کو پورا کرنے کا فیصلہ کر لیا اور دوسرے ہی دن انہوں نے مدرسہ طالبیہ میں بیٹے کا داخلہ کروا دیا۔ علامہ محمد تقی دن کے نصف حصہ میں مدرسہ میں تعلیم حاصل کیا کرتے اور باقی نصف حصے میں کام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے سیوطی اور مطول کا درس استاد اہری جیسے ماہر ادبیات سے حاصل کیا اور مدرسۂ طالبیہ میں کتاب امثلہ و صرف کی تعلیم

حاصل کی۔ اس کے ساتھ تبریز ہی میں منطق اور فلسفہ کا علم بھی حاصل کرتے رہے اور اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے تہران روانہ ہو گئے۔

تہران میں وہ مدرسۂ مروی میں داخل ہوئے اور رسائل و مکاسب کا علم حاصل کرنے میں ہمہ تن سرگرم ہو گئے اور اپنے درس کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے وہ مرحوم آیت اللہ شیخ محمد رضا تنکابنی کے درس میں بھی حاضری دینے لگے۔ اس کے علاوہ مدرسہ مروی میں، اس دور کے مایۂ ناز فلسفی میرزا مہدی اشتیانی کے درس کا اہتمام بھی تھا۔ علامہ ان کے درس میں شریک ہو کر علم فلسفہ میں بھی مہارت حاصل کرنے میں لگ گئے۔ انہوں نے دو سال تک استاد اشتیانی سے منظومہ اور اسفار کے عمومی امور و مسائل میں دسترس حاصل کرتے رہے۔

قم کا سفر:

تہران میں علم حاصل کرنے کے بعد علامہ مرحوم قم کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں اور وہاں ایک سال تک علم حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ قم کے قیام کے دوران علامہ کو سخت مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک بار دو دنوں تک بھوکے رہنے کے بعد وہ محلے کی ایک دوکان پر جاتے ہیں اور دوکاندار سے کچھ چاول، تھوڑا سا گھی اور خرما ادھار طلب کرتے ہیں لیکن دوکاندار بڑی بے رحمی سے انکار کر دیتا ہے اور وہ بڑی مایوسی سے گھر واپس آ جاتے ہیں۔ بھوک کی شدت کی وجہ سے وہ بالکل نڈھال ہو جاتے ہیں کہ اچانک ایک طالب علم اپنے درس کے سلسلے میں کچھ پوچھنے کے لئے ان کے حجرہ میں داخل ہوتا ہے اور انہیں کھانا کھانے کے لئے اپنے حجرے میں مدعو کرتا ہے اور اس طرح علامہ کو بھوک کی تکلیف سے نجات مل جاتی ہے۔ مختصر لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ طالب علمی کے زمانے میں علامہ مرحوم کو متعدد بار شدید مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قم میں ایک سال کے قیام کے بعد وہ اپنی بیمار والدہ سے ملنے کے لئے تبریز جاتے ہیں اور وطن کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی انہیں والدہ کی وفات کی خبر ملتی ہے اور وہ اس حادثہ سے بے حد رنجیدہ و غمگین ہو جاتے ہیں۔

نجف اشرف کا سفر:

والدۂ گرامی کی وفات کے بعد کچھ عرصہ تک تبریز میں قیام کرتے ہیں اور اس کے

بعد آیت اللہ میرزا فتاح شہیدی کے اصرار کے بموجب وہ نجف اشرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

نجف میں وہ مدرسہ صدر میں داخل ہوتے ہیں اور دوبارہ کتاب کفایہ کی دوسری جلد کا از سر نو مطالعہ و تجزیہ کرنے میں محو ہو جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد وہ درس خارج میں شریک ہونے لگتے ہیں۔ وہ آیت اللہ محمد کاظم شیرازی کی خدمت میں باب طہارت اور مکاسب محرمہ کا علم حاصل کرتے ہیں اور آیت اللہ آقای سید ابوالقاسم خوئی کی خدمت میں اصول فقہ اور مکاسب محرمہ کا درس حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آیت اللہ سید محمود شاہرودی کے درس میں شریک ہو کر کتاب صید و ذباحہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ آیت اللہ حکیم سے قاعدہ فراغ وتجاوز کا درس حاصل کرتے ہیں اور آیت اللہ سید جمال گلپایگانی نیز آیت اللہ سید عبدالھادی شیرازی کے درس میں تقریباً سات برس تک برابر شریک رہتے ہیں۔ ان نامور اساتذہ کے علاوہ وہ آیت اللہ میلانی کے درس اصول وفقہ میں بھی شریک رہا کرتے تھے۔

نجف اشرف میں اپنے قیام کے دوران اپنا زیادہ تر وقت نامور اساتذہ کی خدمت میں بسر کیا کرتے تھے چنانچہ وہ علم فلسفہ کے بعض مباحث کا درس شیخ صدرا قفقازی اور دیگر فلسفیانہ و عرفانی مباحث کا علم شیخ مرتضیٰ طالقانی سے حاصل کرتے ہیں اور اس طرح علامہ مرحوم مشرقی ومغربی افکار ونظریات سے بخوبی آشنا ہو جاتے ہیں۔

دینی علوم ومعارف پر مکمل دسترس حاصل کرنے کے بعد علامہ محمد تقی جعفری اصول وفقہ بالخصوص کتاب مکاسب کفایہ کی تدریس کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں اور ان کے درس خارج میں دینی طلاب کی ایک بڑی تعداد

شریک رہنے لگتی ہے۔ نجف میں ہی وہ آیت اللہ خوئی کے درس پر مشتمل امر بین الامرین اور آیت اللہ سید عبدالھادی کی مسائل رضاع نامی کتابوں کی تالیف کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس کے بعد "ارتباط انسان وجہان" کی پہلی جلد بھی نجف اشرف میں تالیف کرتے ہیں اور اس کتاب کی دوسری اور تیسری جلد مشہد میں مکمل کرتے ہیں۔

نجف اشرف کے تعلیمی دور میں وظیفہ کی کمی کی وجہ سے استاد تقی جعفری بہت دنوں تک دو تین گھنٹے ایک جگہ پر کام بھی کیا کرتے تھے، مجموعی طور پر انہوں نے گیارہ سال تک نجف اشرف میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور اس دوران وہ فلسفہ اور معارف اسلامی کا درس بھی دیتے رہے اور شہید آیت اللہ باقر الصدر نے بھی ایک سال علامہ جعفری کے درس سے بھرپور استفادہ کیا۔

نجف سے واپسی کے بعد استاد جعفری قم تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے آیت اللہ بروجردی سے ملاقات کی۔ آیت اللہ بروجردی نے ان سے فرمایا کہ وہ قم میں اپنا تدریسی سلسلہ شروع کریں لیکن قم کا پانی علامہ جعفری کی صحت کے لئے مناسب ثابت نہ ہوا لہٰذا وہ مشہد چلے گئے اور ایک سال مشہد میں قیام کرنے کے بعد وہ تہران آگئے اور مدرسہ مروی میں تدریسی سلسلہ شروع کر دیا۔ آیت اللہ شیخ محمد تقی آملی اور آیت اللہ سید احمد خوانساری نے ان سے ایک مسجد میں امام جمعہ وجماعت کی ذمہ داری قبول کرنے کی خواہش کی لیکن انہوں نے اس خیال کے تحت کہ یہ کام دوسرے علماء بھی انجام دے سکتے ہیں، تصنیف وتالیف اور تحقیق کا کام جاری رکھا۔

اس زمانے میں علامہ جعفری، یونیورسٹی اساتذہ سے بھی ملاقات کرتے ہیں اور آیت اللہ شہید مطہری اور ڈاکٹر محمد ابراہیم آیتی کی دعوت پر مختلف ادبی موضوعات پر تقریریں بھی کرتے ہیں۔

مشہد جاتے وقت بس میں مرحوم استاد بدیع الزماں فروزانفر سے ان کی ملاقات ہوئی اور ایک علمی موضوع پر بحث ومباحثہ کے دوران وہ علامہ جعفری سے بہت متاثر ہوئے اور ان سے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ یونیورسٹی میں تدریسی کام شروع کریں لیکن علامہ جعفری نے اپنی تحقیقی مصروفیات کی وجہ سے ان کی دعوت قبول نہیں کی۔